# میٹھے بول




مکتبۃ المدینہ

دعوتِ اسلامی

SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# میٹھے بول [1]

غالِبا شیطان یہ بیان پورا (48صَفَحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ اس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

## قَبْر میں سزا کا ایک سبب

''**اَلْقَوْلُ الْبَدِیع**'' میں نقل ہے، حضرتِ سیِّدنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟** یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دو چار رہوا، **مُنْکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے سنتوں بھرے اجتماع (ربیعُ النور شریف ۱۴۳۰ھ 2009ء) میں بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ! اتنے میں آواز آئی: ''**دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔**'' اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطّر مُعطّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور انہوں نے مجھے **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: **تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔**

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۰ مؤسسة الرّیان بیروت)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**سبحٰنَ اللّٰه!** کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے **مدد** کرنے کیلئے قبر

میں جب فِرِشتہ آ سکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا تنہا　　امداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا　　جب نَزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**خُراسان** کے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ''تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقت **ہلاکو خان** کا بیٹا تگودار خان بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان **مبلِّغ** کو دیکھ کر اسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالِق و مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا

ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے ۔'' چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلّغ تھے غیبت وچُغلی ، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذکرُ اللہ عزوجل سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پیوَست ہوگئے کہ جب اس نے اپنے ''زہریلے کانٹے'' کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے ''خوشبودار مَدَنی پھول'' پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا : آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس مُقیم ہوگئے۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا ، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ کی سَعیِ پیہم نے تگودار خان کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا! وُہی **تگودار خان** جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلّغ** کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام

''احمد'' رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

# میٹھی زَبان

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مبلّغ ہو تو ایسا! اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غُصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لِہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی **زَبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زَبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے تگودار خان جیسے وحشی اور خونخوار انسانِ بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

## گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زَبان اگرچِہ بظاہر **گوشت کی ایک چھوٹی سی بَوٹی** ہے مگر یہ خدائے رحمٰن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ **زَبان** کا دُرُست اِستِعمال **جنّت** میں داخِل اور غَلَط اِستِعمال **جہنّم** سے واصِل کرسکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافِر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ **زَبان** سے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر وشرک کی ساری گندگی سے پاک ہوجاتا ہے اس کی **زَبان** سے نکلا ہوا یہ **کَلِمۂ طَیِّبہ** اس کے گزَشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے اس کلمۂ پاک کے باعِث وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقِلاب دل کی تائید کے ساتھ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

## ہر بات پر سال بھر کی عبادت کاثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی **زَبان** کا صحیح اِستِعمال کرنا سیکھ لیں۔ **اللہ** عزوجل و رسول

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر **زَبان** کو چلایا جائے تو جنّت میں گھر تیّار ہوجائیگا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکرُ اللہ عزوجل کریں، دُرُود وسلام کا وِرد کریں، خوب خوب **نیکی کی دعوت** دیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہوجائیں گے۔ مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب میں ہے: حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ''میں اس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔'' (مکاشفةُ القلوب ص ۴۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

## عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی بَرکات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیکی کی بات بتانے گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر انفرادی کوشش کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی اِن شاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی **اِنفرادی کوشش** سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی شروع کردی پھر تو **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آیئے اِس ضِمن میں **اِنفرادی کوشش** کی ایک **مَدَنی بہار** سنتے چلیں چُنانچِہ شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر **بالتَّصَرُّف** پیش کرتا ہوں: ''میں اُن دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی عادتِ بد اِس حد تک پَہُنچ چکی تھی کہ والِد صاحِب کُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں آ پہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پَہُنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **درس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے **میٹھے بول** نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے **درس** کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی

روز بعد صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہورہا ہے آپ بھی شرکت کرلیجئے۔ ان کے **دَرس** نے مجھ پر بہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ میں سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں کی رونَقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان **''گانے باجے کی ہَولناکیاں''** سُن کر میں تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عزوجل میں گناہوں سے توبہ کرکے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔ میری **مَدَنی ماحول** سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداَخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقِلاب سے **مُتأَثِّر** ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارَک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ **اَلحَمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری اُس اکلوتی بہن نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، **اَلحَمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ

عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔اوراس انفرادی کوشش کرنے والے میرے محسن اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی برکت سے مجھ پر **اللہُ**اعظم عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے **قراٰنِ پاک** **حِفظ** کرنے کی سعادت حاصِل کرلی اور **درسِ نظامی** (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت **دَرَجۂ ثالِثہ** یعنی تیسری کلاس میں پَہنچ چکا ہوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے **علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار** ہوں۔میری نیّت ہے کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت **12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو

ایسا فیضان ہو، حِفظ قراٰن ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مغفِرت کی بِشارت

**اِس** زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اورثواب کا ڈھیروں خزانہ

حاصِل کیجئے۔ چُنانچِہ ''روحُ البیان'' میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہوجاؤ کہ میں نے اسے بَخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہرگز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔ (روح البیان ج ۱ ص ۹ داراحیاء التراث العربی بیروت) ملانے کا مزید واضح طریقہ سماعت فرمائیے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْ۔ مِلْ۔ حَمْدُ للہِ ربِّ العٰلمین..... (سورۃ پوری کیجئے)

# حُوریں پانے کا عمل

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیم کہہ لیجئے اور جنّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچِہ ''رَوضُ الرَّیاحِین ''میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی

دکھا دے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ **حُور** بر آمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے **جنّت** میں مجھ جیسی **سوحوریں** عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سوسو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سوسو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر سوسو ناظِمائیں (یعنی اِنتظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو **جنّت** میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح وشام **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیم** پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص۵۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

# دیوانے ہو جاؤ!

**اِس** زَبان کو ہر وَقت ذکرُ اللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذکرُ اللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ **دیوانہ** کہنے لگیں۔

(اَلْمُسْتَدرَک لِلْحاکِم ج۲ ص۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفة بیروت)

**ایک** اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرُ لِلطَّبَرانی ج ۱۲ ص ۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

# دَرَخت لگا رہا ہوں

**ہمارے میٹھے میٹھے** آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچہ ''ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: ''کیا کررہے ہو؟'' عرض کی: **درخت** لگا رہا ہوں۔ فرمایا: ''میں **بہترین درخت** لگانے کا طریقہ بتادوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوض (عِ۔وَض۔یعنی بدلے) **جنّت** میں ایک دَرَخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجه ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: {1} سُبْحٰنَ اللّٰہ {2} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ {3} لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

{4} اَللّٰہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

عُمر را ضائِع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

## 80 برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک استِعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود وسلام پڑھتے رہیئے اور گناہ بخشواتے رہیئے جیسا کہ دُرِّمختار میں ہے: ''جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قَبول ہو جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اَسّی (80) برس کے گناہ مٹا دے گا۔'' (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۲۸۴ دارالمعرفة بیروت)

## بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

**بعض** لوگ اِس طرح کہہ دیتے ہیں: ''بِسم اللّٰہ کیجئے!'' ''آؤ جی بِسم اللّٰہ!'' ''میں نے بِسم اللّٰہ کرڈالی''، تاجر حضرات جو دن میں پہلا

سودا بیچتے ہیں اُس کو عُموماً ''بَونی'' کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ''بِسمِ اللّٰہ'' کہتے ہیں، مَثَلاً ''میری تو آج ابھی تک بِسمِ اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!'' جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے کہتا ہے: آیئے! آپ بھی کھا لیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ''بِسمِ اللّٰہ'' یا اس طرح کہتے ہیں: ''بِسمِ اللّٰہ کیجئے!'' مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفحَہ 22 پر ہے کہ ''اِس موقع پر اِس طرح بِسمِ اللّٰہ کہنے کو عُلَماء نے بہُت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔'' ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر کھا لیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً **بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

## بسم اللہ کہنا کب کفر ہے

**حرام** و ناجائز کام سے قبل بِسمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرام قطعی کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کفر ہے چُنانچِہ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے: ''

**شراب پیتے وَقت، زِنا کرتے وَقت یا جُوا کھیلتے وَقت بسم اللہ کہنا کُفر ہے۔** (فتاوٰی عالَمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

## کب ذکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنا گناہ ہے!

**یاد رکھئے!** زَبان سے ذکر و دُرُود باعثِ اجر وثواب بھی ہے اور بعض صورَتوں میں ممنوع بھی مَثَلاً ''مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجِر کا اِس غَرَض سے **دُرُود شریف** پڑھنا یا سبحٰن اللّٰہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدَگی خریدار پر ظاہِر کرے **ناجائز** ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیّت سے **دُرُود شریف** پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تا کہ اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں **ناجائز** ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۲۸۱ دارالمعرفۃ بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِسی جُزْئِیے کے پیشِ نظر میں اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر ''اللّٰہ اللّٰہ'' کی صدائیں بلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذکرُاللّٰہ نہیں اِستِقبال مقصود ہوتا ہے۔

# کھچڑے کو حلیم کہنا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام **حَلِیم** عَزَّوَجَلَّ بھی ہے لہٰذا کھانے کی چیز کو حلیم کہنا اگرچِہ جائز ہے مگر مجھے (سگِ مدینہ عُفی عنہ کو) اچّھا نہیں لگتا۔ اِس غذا کو اُردو میں **کِھچڑا** بھی کہتے ہیں لہٰذا حتَّی الوسع میں یِہی لفظ استعمال کرتا ہوں، **تذکرۃُ الاولیا** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''یہ بَہُت **لطیف** ہے۔'' غیب سے آواز آئی: ''ہمارا نام **سیب** کیلئے استِعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قلب سے نکالدی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) **بِسطام** (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۴) دیکھا آپ نے! ''**لَطِیف**'' کا ایک لفظی معنیٰ ''عُمدہ'' بھی ہے مگر چُونکہ ''**لَطِیف**'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے اس لئے سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کو تَنبِیہ کی گئی۔

# لاکھ گنا ثواب

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقِعی اگر ہم اپنی زَبان کا دُرُست استعمال کریں تو وقتاً فو قتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں **نور** ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِیّ ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

**یاد رہے!** تِلاوتِ قراٰن، حمد و ثنا، مُناجات و دعا، دُرُود و سلام، نعت، خطبہ، درس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب ''ذِکرُ اللّٰہ عزوجل'' میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دے۔ جتنی دیر تک درس دیگا اُتنی دیر کا اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بازار میں ذِکرُ اللّٰہ عزوجل کرنے کا ثواب ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# حاجت روائی اور بیمار پُرسی کی فضیلت

**سبحٰنَ اللّٰہ** عزوجل! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی

بہنیں جو اپنی زَبان کو **نیکی کی دعوت**، سنتوں بھرے **بیان** اور ذکر و درود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلی دینا بھی **زَبان** کا عظیم الشان استِعمال ہے۔ چُنانچِہ

## عِیادت کا عظیمُ الشّان ثواب

**شَہَنشاہِ مدینہ،** قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پَچھتّر ہزار ملائِکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فِرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارِغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک **حج** اور ایک **عمرے** کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے **مریض کی عیادت** کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر **پَچھتّر ہزار ملائکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپَس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے

ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۳ص۲۲۲حدیث ۴۳۹۶)جب کسی کا بچّہ بیمار ہوجائے،کوئی بے روزگار یا قرضدار ہوجائے، حادِثے کا شکار ہوجائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فِرار ہوجائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہوجائے کوئی چیز گم ہوجانے کے سبب بیقرار ہوجائے، اَلْغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہوجائے اُس کی دلجوئی کیلئے زَبان چلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ

## جنّت کے دو جوڑے

**حضرتِ** سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزِیّت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے

گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی **مصیبت زدہ** سے **تعزِیَت** کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِیّ ج ۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲ دارالفکر بیروت)

## زَبان مفید بھی ہے مضر بھی

**اَلحمدُلِلّٰہ** عزوجل زَبان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شمار فوائد ہیں اور اگر یہی زَبان **اللہ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمان بن کر چلی تو بَہُت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: انسان کی اکثر خطائیں اس کی **زَبان** میں ہوتی ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۴۰ حدیث ۴۹۳۳)

## روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خوشامد کرتے ہیں

**حضرتِ** سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب

انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء **زَبان** کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: ''ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابَستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذی ج ۴ ص ۱۸۳ حدیث ۲۴۱۵ دارالفکر بیروت)

**مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نَفع نقصان راحت وآرام تکالیف وآلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ **زَبان** دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۵)

# زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقِعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فَسادات برپا ہوجاتے ہیں، اِسی **زَبان** سے اگر مرد اپنی مَدخُولہ بیوی کو

طَلَاق طَلَاق طَلَاق کہہ دے تو طلاقِ مُغَلَّظہ واقِع ہو جاتی ہے، اِسی **زَبان** سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طَیش (یعنی غصّہ) آ گیا تو بعض اوقات قتل و غارَتگری تک نوبت پَہُنچ جاتی ہے۔ اِسی **زَبان** سے کسی مسلمان کو بِلا اجازت شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنَّم کی حقداری ہے۔''

طبرانی شریف'' کی روایت میں ہے، **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے (بِلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۳۸٦ حدیث ۳٦۰۷)

# دائمی رضا و ناراضی

**حضرتِ** سیِّدُنا بلال بِن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی انتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اسے ملیگا۔اورایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی انتہا نہیں جانتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ،ج۲ ص۱۹۳ حدیث ۴۸۳۳سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۴ ص۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

**مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رب تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ بَہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔**حضرتِ سیِّدُ ناعلقمہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بَہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔(مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ (مِراٰۃ ج ٦ ص ٤٦٢)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک

نتائج کا حامل ہو سکتا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی **ناراضی** کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً **زبان کا قفلِ مدینہ** لگانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت وچغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دشوار ہوتا ہے۔ بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات معاذَ اللہ عزوجل **کُفریات** بھی بک ڈالتا ہے!

## دل کی سختی کا انجام

**اللہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور زَبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذِکرُ اللہ سے غافِل رہ کر فُضُول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ **اللہُ غنی** کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۳ ص ۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکالدے تو سمجھ لو کہ **اس کا دل سخت ہے** اس میں حیا نہیں **سختی** وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اوراس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ **اللہ رسول** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر **کافر** ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٤٦١)

## زَبان کچل ڈالی!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی زیادہ باتیں کرنا بے حد خطرناک ہے۔ کہ معاذَ اللہ عزوجل آدمی بسا اوقات فُضُول بولتے چلے جانے کے سبب **کفر** کے غار میں گر سکتا ہے۔ **کاش!** ہم بولنے سے پہلے تولنے کے عادی ہو جائیں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اِس میں آخرت کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر زہے نصیب! بات کرنے کے بجائے اتنی دیر **دُرُود شریف** پڑھ لیں کہ اس طرح آخِرت کا عظیم فائدہ حاصل ہو جائے گا!۔ ''**اَسرارُ الاولیاء** رحمہم اللہ تعالیٰ'' میں ہے:

''حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی زَبانِ پاک سے **ایک مرتبہ** ایک فُضول بات نکل گئی، **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نے** پشیمان ہو کر (بے خودی کے عالَم میں) **زَبان کو دانتوں تلے اِس زور سے دبایا کہ خون نکل آیا! اور اس ایک بے کار جُملے کے کفّارے میں بیس برس تک** (بلاضَرورت) **کسی سے گفتگو نہیں کی!** (اسرار الاولیاء ص ۳۳ مُلَخَّصاً شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## مُنہ سے فُضُول بات نکل جائے تو کیا کرے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے فُضول بات کے صُدُور کے سبب صدمے سے چور ہو کر اپنی زَبان ہی کُچل ڈالی! یہاں یہ مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ ہوش وحواس میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو اَذِیَّت دینے کی شریعت میں اجازت نہیں لہٰذا بُزُرگانِ

دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کے اپنے آپ کو زخمی وغیرہ کر دینے کے واقِعات میں یہ تاویل لی جائے گی کہ انہوں نے بے خودی کے عالم میں ایسا کیا کہ ''ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے''، بہر حال یہ اُنہیں کا حصّہ تھا۔ **کاش!** ہم صِرف اتنا ہی کریں کہ فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں بطورِ کفّارہ 12 بار **اللہ اللہ** کہہ لیا کریں یا ایک بار **دُرُود شریف** ہی پڑھ لیں۔ اس طرح کرنے سے ہوسکتا ہے کہ شیطٰن ہمیں اس خوف سے فُضُول باتیں کرنے پر نہ اُبھارے کہ یہ لوگ کہیں ذکر و دُرُود کا وِرد کر کے مجھے پریشانی میں نہ ڈال دیں! جی ہاں! **مِنہاج العابِدین** میں منقول ہے: ''شیطٰن کیلئے ذکرُ اللہ عزوجل اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں آکِلَہ۔'' (مِنهاجُ العابِدین ص ۴۶ دار الکتب العلمیة بیروت) **مرضِ آکِلہ** ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتَأَثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

## فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی اچھے نظر آنے

والے بھی بدقسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آرہے ہیں۔ کاش! ہم صرف **ربِّ کائنات** عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صِرف ضَرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ **یادرہے!** ''بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بہُت بہتر ہے۔'' (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۴۳ دار صادر بیروت) غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جا پڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لہٰذا **خاموشی** ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اِس طرح کے سُوالات ضرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو **فُضُول** نہ ہوئے۔ اس طرح کے سُوالات کی مثالیں پیشِ خدمت ہیں اگر ضرورت ہے تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے

خَدشات سے بچایئے۔ مَثَلاً {1} ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! {2} یار! آج کل دُعا دُعا نہیں کرتے! {3} ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ {4} یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! {5} یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ {6} کس سال کا ماڈَل ہے؟ {7} آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ {8} یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے {9} فُلاں جگہ پر موسِم کیسا ہے؟ {10} اُف! اتنی گرمی! {11} آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے {12} نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! {13} ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! {14} آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُمُوماً مُتَذَکَّرہ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَرَہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسنِ ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فضول لگ رہی ہے اِس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ بِالفرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

## حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مثالیں

سفرِ مدینہ سے لوٹنے والے حاجیوں سے بھی اکثر دوست اَحباب طرح طرح کے غیر ضَروری سُوالات کرتے ہیں ان کی 13 مثالیں مُلاحظہ فرمایئے: {1} سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ {2} بھیڑ تو بہُت ہو گی! {3} مہنگائی تو نہیں تھی؟ {4} مکان صحیح ملا یا نہیں؟ {5} گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ {6} وہاں موسِم کیسا تھا؟ {7} زِیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ {8} روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ {9} کتنے عُمرے کئے؟ {10} مکّے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ {11} مِنیٰ میں آپ کا خیمہ جَمرات سے قریب تھا یا دور؟ {12} مدینے میں کتنے دن ملے؟ {13} مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟ جن سوالات کی مثالیں دی گئیں وہ اگرچِہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے اس کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سُوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرَدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر اِحتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گُناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہٰذا ''ایک چُپ ہزار سکھ''

## بُرے یا گناہوں بھرے بکواسوں کی چار مثالیں

بعض باتونی لوگ بِلا تحقیق گناہوں اور تہمتوں بھرے جُملے بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے ،اس کی چار مثالیں سنئے : {1} ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) بد مذہب ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (حالانکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے بوڑھے ،خواتین اور بچّے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) {2} ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رِشوَت خور ہیں {3} الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بدمعاش ہیں (معاذاللہ) {4} حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔

## بَقر عید پر کئے جانے والے فُضُول سُوالات کی 19 مِثالیں

بقرعید کے موقع پر بِغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُضول سُوالات کی مثالیں مُلاحظہ فرمایئے: {1} ہا گائے لینے کب جائیں گے؟ {2} آج کل تو مَنڈی تیز ہوگئی ہوگی! {3} ہاں بھئی ! گائے کتنے میں لائے؟ {4} یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! {5} کتنے دانت کی ہے؟ {6} ٹکّر تو نہیں مارتی؟ {7} چلا کر لائے یا سُوزُوکی میں؟ {8} سُوزُوکی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ {9} کب کٹے گی؟ {10} قصّاب وقت پر آیا یا نہیں؟ {11} قصاب چُھری

پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا {12} ہاں یار! قَصّاب لوگ لٹکا دیتے ہیں {13} فُلاں کی گائے قصّاب کے ہاتھ سے چُھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! {14} ہاں یار! قَصّاب اَناڑی تھا! (اِس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بداَلقابی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتّہ اگر واقِعی وہ قصاب اَناڑی ہو اور جس کو کہا اس کو اس سے بچانا مقصود ہو تو اِس جملے میں حَرَج نہیں) {15} آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ {16} کتنے میں ملا؟ {17} اوہو! بڑا مہنگا ملا {18} چلتا بھی ہے یا نہیں؟ {19} کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

## فون پر کی جانے والی فُضول باتوں کی 5 مثالیں

فون پر بھی اکثر غیر ضَروری سُوالات کی ترکیب رہتی ہے، پانچ مثالیں حاضِرِ خدمت ہیں: {1} کیا کر رہے ہو؟ {2} کہاں ہو؟ {3} گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سُوال ہوگا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ {4} کدھر سے گزر رہے ہو؟ {5} کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ ہاں جو جو سُوال ضرورتاً کیا جائے وہ فُضُول نہیں کہلائے گا مگر بعض سُوالات آدمی کو شرمندہ کر کے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مَثَلاً

ہوسکتا ہے کہ سوال نمبر 1-2-3 کا جواب وہ دُرُست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کررہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔ بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہاں کی عافیّت ہے۔

## جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوَّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے **جھوٹ** نکل سکتا ہے اگرچِہ سوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بِلاضَرورت اِس طرح کے سُوالات سے اِجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں حاضِر ہیں: {1} ہمارا گھر ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ {2} ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ {3} میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ {4} ہمارا گھر آپ کو اچّھا لگا؟ {5} میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ {6} میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ {7} میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟

{8} میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ {9} میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ {10} میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ {11} میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں مُخِل تو نہیں ہو گیا؟ {12} آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ {13} آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ {14} میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

## سب سے خطرناک ابو الفُضُول

**بعض** لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: {1} ہاں بھئی کیا سمجھے؟ {2} میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ (البتّہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جا سکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے) {3} کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا!'' {4} ''میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!'' {5} ''کیا خیال ہے آپ کا؟'' اب بات لاکھ نا قابلِ قبول ہو مگر مُرُوَّت میں

ہاں میں ہاں ملا کر بار ہا جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے۔ایسے باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ ان کی گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنّم میں نہ پہنچادے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل **کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ''کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟'' کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں۔کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔** اَلعِیاذُ بِاللّٰہ عزوجل

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

## فُضُول بات کی تعریف

**بات** کرنے میں جہاں **ایک لفظ** سے کام چل سکتا ہو وہاں **مزید دوسرا لفظ** بھی

شامل کیا تو یہ دوسرا لفظ ''فُضُول'' ہے۔چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُ ناامام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''**اِحیاءُ الْعُلُوم**''میں فرماتے ہیں: اگرایک کلمے (یعنی لفظ) سے اِس (بات کرنے والے) کا مقصود حاصِل ہوسکتا ہواور وہ دو کلمے استِعمال کرے تو **دوسرا کلمہ** فُضُول ہوگا۔یعنی حاجت سے زیادہ ہوگا اور جو لفظ حاجت سے زائد ہے وہ مذموم ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۳ ص ۱۴۱) اگرایک لفظ سے مقصود حاصِل نہ ہوتا ہوتو ایسی صورت میں دو یاحسبِ ضَرورت جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ **فُضُول** نہیں۔بَہَر حال **فُضُول بات** اُس کلام کو کہا جائے گا جو بے فائدہ ہو۔ **ضَرورت،حاجت** یا **مَنفَعَت** ان تینوں دَرجوں میں سے کسی بھی ''دَرَجے'' کے مطابِق جو بات کی گئی وہ **فُضُول** نہیں اور بعض اوقات **زینت** کے دَرَجے میں کی جانے والی گفتگو بھی **فُضُول** نہیں ہوتی مَثَلاً اَشعار، بیان یا مضمون میں تحسینِ کلام (یعنی بات میں حُسن پیدا کرنے) کیلئے حسبِ ضَرورت **مُقَفّٰی و مَسَجَّع** (یعنی قافیے دار) الفاظ استِعمال کئے جاتے ہیں یہ بھی **فُضُول** نہیں کہلاتے ۔کبھی مخاطَب (یعنی جس سے بات کی جارہی ہے اُس کے) **تَفَہُّم** (تَ۔فَ۔ہُ۔ہُم) یعنی سمجھنے کی صلاحیّت کو

مدِّنظر رکھتے ہوئے بھی ضَرورتاً الفاظ کی کمی اور زیادَتی کی صورت بنتی ہے۔ جو کہ **فُضول** نہیں **تفہیم** (تَفْ۔ہِیم) یعنی سمجھانے کے اعتِبار سے لوگوں کی تین قِسمیں کی جاسکتی ہیں {1} انتہائی ذِہین {2} **مُتَوَسِّط** یعنی درمیانے دَرَجے کا ذِہین {3} غَبی یعنی کُند ذِہن۔ جو"اِنتہائی ذِہین" ہوتا ہے وہ بعض اوقات صِرف ایک **لفظ** میں بات کی تہ تک جا پہنچتا ہے جبکہ درمیانے دَرَجے کی سمجھ رکھنے والے کو بِغیر خُلاصے کے سمجھنا دُشوار ہوتا ہے، رہا کُند ذِہن تو اس کو بَسا اوقات دس بار سمجھایا جائے تب بھی کچھ پلّے نہیں پڑتا۔ مُخاطَبین کی اِس تقسیم کے مطابِق یہ بات ذِہن نشین فرما لیجئے کہ جو **ایک لفظ** میں بات سمجھ گیا اُس کو اگر اُسی بات کیلئے دوسرا لفظ بھی کہا تو یہ **دوسرا لفظ** فُضول قرار پائے گا، اِسی طرح درمِیانی عَقل والا اگر 12 الفاظ میں سمجھ پاتا ہے تو اُس کے سمجھ جانے کے باوُجُود اُسی بات کا 13 واں یا اِس سے زائد جو لفظ بلا مَصلحت بولا گیا وہ **فُضول** ٹھہرے گا اور رہا کُند ذِہن کہ اگر 100 الفاظ کے بِغیر بات اِس کے ذِہن میں نہیں بیٹھتی تو یہ 100 الفاظ بھی چُونکہ ضَرورت کی وجہ سے بولے گئے لہٰذا **فُضول گوئی** نہیں کہلائیں گے۔

بَہر حال جتنے الفاظ میں مقصود حاصِل ہو جاتا ہے اُس سے اگر ایک لَفظ بھی زائِد بولا گیا تو وہ **فُضُول** ہے۔ ہاں وہ کلام جو کہ جائز حق ہے مگر **بے فائدہ** ہے اُس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی **فُضُول** ہی ٹھہرے گا اور اگر وہ بات **ناجائز** ہے تو اس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی **ناجائز و گناہ** قرار پائیگا۔

## جو اللّٰہ و آخرت پر ایمان رکھتا ہو

**یہ** تفصیل سُن کر ہوسکتا ہے کہ ذِہن میں آئے کہ فُضُول بات سے بچنا بے حد دُشوار ہے۔ ہمّت مت ہاریئے، کوشِش جاری رکھئے زبان کا **قفلِ مدینہ** لگانے (یعنی خاموشی) لگانے کی عادت بنانے کیلئے ممکنہ صورت میں کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی ترکیب بنایئے کہ نیّت صاف منزل آسان۔ مَقولہ ہے: اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ یعنی کوشش کرنا میرا کام اور پورا کرنے والا **اللہ** عزوجل ہے۔ **خاموشی** کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حِفظ کر لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل کافی سَہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کرے یا **خاموش** رہے۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۴ ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

# نِرالے فُضول گو

**بعض** لوگ خود تو فُضُول گو ہوتے ہی ہیں دُوسروں کو بھی دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرتے ہیں! غور فرمالیجئے کہ نادانِستہ طور پر یہ غَلَطی کہیں آپ سے بھی تو سرزد نہیں ہو جاتی! دو مرتبہ بولنے پر مجبور کرنے کی صورت یہ ہے: مَثَلًا **زَید** کچھ بات کہتا ہے تو **بکر** سمجھ لینے کے باوُجُود چَونکنے کے انداز میں سُوالیہ انداز میں سر اُوپر اٹھا کر اشارہ کرتا ہے اور اکثر منہ سے سُوالیہ انداز ہی میں نکلتا ہے ''ہوں''؟ جی؟ (ہیں؟ کیا؟) اِس طرح ''جی؟'' یا ''ہیں؟'' اس کے جواب میں **زَید** کو اپنی بات خواہ مخواہ دُہرانی پڑتی ہے۔ **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنْہُ کو چُونکہ بعض لوگوں کی اِس عادت

کا تجرِبہ ہے اس لئے مُخاطَب کے ''ہیں ہوں'' کہنے پر اپنی بات دُہرانے کے بجائے اکثر خاموشی اختیار کرلیتا ہے اور عُمُوماً نتیجۃً یِہی بات سامنے آتی ہے کہ مُخاطَب (یعنی جس سے بات کی ہے وہ) سمجھ چُکا تھا! فُضُول عادتیں نکالنے کیلئے خوب جِدّ و جُہد کرنی پڑیگی، صِرف ایک آدھ بیان سُن کر یا (تحریر پڑھتے ہی) اس طرح کی عادت نکل جائے اِس کی اُمّید نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ خوب غور وفِکر کیجئے اور اپنے آپ کو ذِہنی طور پر تیّار فرمایئے کہ کسی کی بات سُن کر ایک دم سے ''ہیں؟'' ''کیا؟'' وغیرہ نہیں کہا کروں گا پھر بھی بُھول ہو جائے تو اپنا اِحتِساب کیجئے۔

## گفتگو کا جائزہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کی بات چیت کی احتیاطیں مُلاحَظہ فرمایئے: چُنانچِہ ''**مِنهاجُ العابدین**'' میں ہے: ایک بار حضرتِ

سیِّدُ نافُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سُفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ملاقات ہوئی۔انہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دونوں روئے پھر سیِّدُ نا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے ابوعلی (یہ حضرتِ سیِّدُ نافُضیل کی کنیت ہے) ''میں آج کی اس صحبت سے بَہُت ثواب کی اُمّید رکھتا ہوں۔'' سیِّدُ نافُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں آج کی اس صحبت سے بَہُت خوفزدہ ہوں۔'' سیِّدُ ناسُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیوں؟ سیِّدُ نافضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کررہے تھے؟ کیا ہم تکلُّف میں مبتَلا نہیں تھے؟ سیِّدُ ناسُفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سُن کر رو پڑے۔ (مِنھاجُ الْعابِدِین ص ۴۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مقام غور ہے۔ان نیک بندوں کی ملاقات رضائے الٰہی عزوجل کیلئے اوران کی بات چیت خالص اسلامی ہوا کرتی تھی۔مگران کا خوفِ خدا عزوجل ملاحظہ فرمایئے! دونوں اولیائے کرام رَحِمَھُما اللّٰہُ السّلام اس ڈر سے رورہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہوگئی۔

کہیں ہم فُضُول یا بِلا وجہ خوبصورت جملے تو نہیں بول گئے ! اِس سے وہ لوگ درس حاصِل کریں جو اپنی معلومات کا لَوہا منوانے کیلئے بطورِ ریا کاری اُردو میں بات کرتے وقت عَرَبی، فارسی اور انگلش کے مشکِل لفظوں، مُحاوَروں اور مُقَفّٰی جملوں کا بکثرت استِعمال کرتے ہیں۔

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص اس مقصد کے لئے بات کا ہیر پھیر سیکھے کہ اس کے ذَرِیعے مَردوں یا لوگوں کے دل پھانس لے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ بروزِ قیامت نہ اس کے فرض قبول فرمائے نہ نفل۔'' (سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج۴ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صَرْفُ الْکَلَام (یعنی باتوں میں ہیر پھیر) سے مُراد یہ ہے کہ تحسینِ کلام میں (یعنی کلام میں حُسن پیدا کرنے کیلئے) جھوٹ، کِذب بیانی بطورِ ریا کاری کی جائے

اور اِلتباس وابہام (یعنی یکسانیّت کا شبہ) پیدا کرنے کے لیے اس میں ردّ و بدل کرلیا جائے۔ (اشعة اللّمعات ج ۴ ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں ۔تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ،ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت )

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ”مدینے کی حاضِری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداؤد، ج۴ص ۴۲۰ حدیث۵۰۹۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ۔ (ایضاً۔حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں

کوسلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الِا خلاص شریف پڑھے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت،اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم ومَحر مات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کوسلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پراور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پرسلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲ ص ۱۱۸) ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا

ہوں ؟ ﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: ''محمد الیاس۔'' نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ''مدینہ!''، میں ہوں!'' ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ طرح طرح

کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عزوجل

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-2203311-2314045
فون: 051-5553765
فون: 042-7311679
فون: 041-2632625
فون: 068-5571686
فون: 058610-37212
فون: 4362145
فون: 022-2620122
فون: 5619195
فون: 061-4511192
فون: 055-4225653
فون: 044-2550767


مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net